❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت رمضان المبارک
وقت 5-7 منٹ

رمضان اور غزوہِ بدر

(جنگِ بدر کا قصہ مت بھولو۔الہام مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (اٰل عمران:124)

کہ اللہ یقیناً بدر میں تمہاری نصرت کر چکا ہے جبکہ تم کمزور تھے۔پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر کر سکو۔

نہتے تین سو تیرہ بشر ذوقِ شہادت میں
خدا کے نام پر نکلے محمدؐ کی قیادت میں
نہ کثرت تھی نہ شوکت تھی نہ کچھ سامان رکھتے تھے
فقط اخلاص رکھتے تھے فقط ایمان رکھتے تھے

حضرت قاضی عبدالرحیمؓ نے 17 فروری 1904ء کی ڈائری میں لکھا کہ
”آج رات حضرتؑ (حضرت مسیح موعودؑ) نے خواب بیان فرمایا۔کسی نے کہا کہ جنگ بدر کا قصہ مت بھولو۔“

(اصحاب احمد جلد ششم صفحہ 133)

گویا اللہ تعالیٰ، حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے متبعین کو تاریخ اسلام میں ہونے والی فتح عظیم جو فرقان عظیم کے نام سے بھی موسوم ہے کے واقعہ کو ہمیشہ ذہن میں رکھنے، اُس سے سبق لینے اور اُس کے ذریعہ ترقیات پانے کی تلقین کرتا ہے۔

جنگ بدر 17 رمضان 2ھ کو بدر کے مقام پر لڑی گئی چونکہ مکہ کی معیشت کا دارومدار تجارت پر تھا جو شام کے ساتھ تھی اور شام کی طرف جانے کا راستہ مدینہ کے قریب سے گزرتا تھا اس لئے ہر وقت کفار کو یہ خدشہ رہتا تھا کہ مسلمان ہمارا راستہ نہ روک دیں۔اُدھر مسلمانوں کو یہ خطرہ محسوس ہوتا تھا کہ قریش کے تجارتی قافلے کہیں ہمیں نقصان نہ پہنچا دیں۔اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھتے اور صحابہؓ کے بعض دستے بھی اِس غرض کے لئے بھجوایا کرتے تھے۔ایک دفعہ ابوسفیان تجارت کے بعد شام سے واپس جا رہا تھا کہ کسی نے مسلمانوں کی طرف سے لُوٹنے اور نقصان پہنچانے کی افواہ گرم کر دی۔یہ خبر مکہ بھی پہنچی جہاں سے ابوجہل کی سرکردگی میں ایک ہزار افراد پر مشتمل اسلحے سے لیس لشکر بدر کی طرف روانہ ہوا۔جب ابوسفیان کا قافلہ بخیریت مکہ پہنچ گیا تو قریش مکہ نے ابوجہل کو واپس آنے کو کہا مگر ابوجہل نے ایک نہ سُنی اور بدر کے مقام پر پہنچ کر جنگی نقطہ نگاہ سے اس جگہ پر قبضہ کیا جو اہم تھی۔

اُدھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تیاری کا حکم دے رکھا تھا۔300 سے زائد صحابہؓ پر مشتمل ایک لشکر نے مدینہ کو چھوڑا۔انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ مقابلہ تجارتی قافلہ سے ہے یا اسلحہ سے لیس ایک لشکر کے ساتھ۔مدینہ کے کچھ فاصلہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے مشورہ کیا۔مہاجر صحابہ نے وفاداری اور جاں نثاری کا اظہار فرمایا۔حضورؐ انصار صحابہؓ کی طرف سے انتظار فرما رہے تھے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کھڑے ہو کر وفاداری کا اظہار یوں کر کے ایک سنہری تاریخ رقم فرمائی کہ اے اللہ کے رسول! ہم موسیٰؑ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تُو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں بلکہ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ پائے گا جب تک ہماری نعشوں کو نہ روندے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! جنگ تو معمولی شئے ہے آپؐ اگر سمندر میں کو دجانے کا کہیں تو آپؐ اس پر بھی ہمیں تیار پائیں گے۔ تب آپؐ نے بدر کی طرف کوچ کرنے کا حکم صادر فرمایا اور دو تین روز کی مسافت کے بعد بدر مقام کے چشمہ کے قریب اسلامی لشکر اُتار دیا۔ یہ علاقہ ریتلا تھا۔ پاؤں دھنس دھنس جاتے تھے۔ جس سے صحابہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ میں گئے اور ساری رات یہ دعا کرتے رہے اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا کہ اے اللہ! اگر تُو نے اس چھوٹے سے گروہ کو ہلاک کر دیا تو زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ جس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی کہ فلاں فلاں دشمن فلاں فلاں جگہ مارا جائے گا۔ الٰہی تقدیر نے اپنا کام دکھلایا۔ تیز بارش ہوئی۔ ریتلا علاقہ مضبوط ہو گیا اور چٹیل میدان میں چکنا پن آ گیا جس پر دشمنوں کے پاؤں جم نہ سکے۔

اگلے روز رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لشکر کی صف بندی ایسے رنگ میں کی کہ وہ دوگنی لگنے لگی۔ اُدھر ابوجہل نے اپنا ایک نمائندہ مسلمانوں کی تعداد کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجا۔ جس نے واپس جا کر مشورہ دیا کہ اُن سے مت لڑو۔ وہ 300 افراد نہیں وہ تو موتیں ہیں۔ جو مر جانے اور کٹ جانے یا مار دینے اور کاٹ دینے کے موڈ میں نظر آتے ہیں۔

اگلے روز 17 رمضان کو حق و باطل کی جنگ کا آغاز ہوا۔ انفرادی مقابلے میں عتبہ، ولید اور شیبہ کے مقابل پر حمزہ، علی اور عبیدہ نکلے۔ کفار کو ہلاکت نصیب ہوئی اور انہی جگہوں پر وہ مارے گئے جن جگہوں کی نشان دہی اللہ تعالیٰ نے ایک روز قبل خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی تھی۔

تب آپؐ نے خدا کے حکم پر ایک مٹھی بھر ریت دشمنانِ اسلام کی طرف پھینکی۔ گھمسان کی جنگ جاری تھی کہ اچانک تیز آندھی چلی اور آندھی کا رُخ دشمن کے مخالف تھا۔ جو ان کی آنکھوں میں پڑ پڑ کر اُن کو اندھا کر رہی تھیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے دائیں بائیں کھڑے دو بچے معوذ و معاذ باز کی طرح ابوجہل کی طرف لپکے اور چٹ پٹ میں اُسے قتل کر دیا۔

اب تو کفارِ مکہ کے پاؤں اکھڑ چکے تھے۔ وہ 70 مقتول میدان میں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے اور 70 کفار کو قیدی بنا لیا گیا جبکہ مسلمانوں کے ایک درجن کے قریب سپاہی شہید ہوئے۔ ساز و سامان اور جنگجوؤں کا موازنہ یوں تھا۔

مسلمان

- 313 اصحاب بے سروسامانی کا عالَم کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا تھا
- 60-70 سپاہی باقی مزدور، تاجر بوڑھے، بیمار بچپن اور جوانی کی دہلیز پر تھے
- صرف تین تلواریں۔ باقی کے پاس لکڑی کے ڈنڈے تھے
- صرف 2 ڈھالیں تھیں
- صرف 6 زرہیں تھیں
- صرف دو گھوڑے تھے
- اور چند اونٹ تھے

جبکہ کفار کے پاس

- 1 ہزار جنگ جُو تھے
- 1 ہزار تلواریں تھیں
- 700 ڈھالیں تھیں
- 300 زرہیں تھیں
- 100 گھوڑے تھے
- اور بے شمار اونٹ

کفار نے مکہ پہنچ کر اپنی عورتوں کو مرنے والوں پر بَین کرنے سے منع کر دیا تا مسلمانوں کو خبر ملنے کی صورت میں وہ خوش نہ ہوں اور یوں اِس یومُ الفرقان کی وجہ سے مستقل طور پر مسلمانوں کی تمام عرب پر دھاک بیٹھ گئی اور جنگِ بدر باقی ماندہ جنگوں (احد۔ احزاب وغیرہ) میں کفار کی شکست کا موجب بنی۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے آج کے دور کو بدر قرار دیا۔ یوم الفرقان قرار دیا اور الہاماً تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ بدر کے قصہ کو مت بھولو اور اُدھر الہاماً فرمایا وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ کہ اللہ نے بدر میں تمہیں نصرت پہنچائی جب تم بہت کمزور تھے اور حقیقت میں درج ذیل اسباق جماعت احمدیہ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کی فتح اور اس میں نصرتِ الٰہی کا ذکر سورۃ آل عمران آیت 124 میں وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ کے الفاظ میں کیا ہے اور اس فتح کا ذکر جنگ اُحد کے ذکر کے درمیان کرنے کا مقصد یہ بیان کیا ہے کہ فتوحات اور ترقیات تقویٰ کے ساتھ اور شکر ادا کرنے کے ساتھ ملا کرتی ہیں۔ اب جماعت احمدیہ کو جب کہ وہ کمزور ہے فتوحات تب ہی ملیں گی اگر تمام احمدی تقویٰ پر کاربند رہیں گے اور سابقہ فتوحات پر شکر خداوندی کو اپنا شیوہ بنائیں گے۔

جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری رات مسلمانوں کی حفاظت اور بقا کے لئے دُعائیں گزار دی۔ آج بھی جماعت احمدیہ کی حفاظت اور ترقی کے لئے دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ نیز یہ دُعا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا

صحابہ کی وفاداری کی طرح ہم میں ہر فرد کو خلیفۃ المسیح کے ساتھ اپنے روحانی ہتھیاروں کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہوئے کھڑا ہونا ہو گا کہ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ہماری نعشوں کو نہ روند دے اور یہ اعلان پہلے سے بڑھ کر گھر گھر سے ہو رہا ہو کہ اے خلیفۃ المسیح! ہم آپ کے دائیں بھی، بائیں بھی اور آگے و پیچھے لڑنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور موسیٰ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جاؤ! تم اور تمہارا رب لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

مساوات اور برابری کا بھی سبق ملتا ہے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کی مُشکیں آسان کر دی گئیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باقی قیدیوں کی بھی مشکیں آسان کر دو۔

اس جنگ میں ایک ماں کا بچہ گم ہو گیا اور وہ سرگردان اُسے ڈھونڈتی پھرتی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ جب اپنے خدا سے دُور ہو جاتا ہے تو وہ اس کی تلاش میں اِس ماں سے بھی بڑھ کر پریشان نظر آتا ہے۔

یہ جنگ درحقیقت خیمہ میں لڑی گئی تھی۔ آج رمضان میں بھی خیمہ زن ہو کر عبادت کرنے اور دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ یعنی آج 17 رمضان کے معابعد معتکفین خیمہ زن ہوں گے۔

ہر دینی کام میں اپنے اصحاب، colleagues سے مشورہ کر لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ پہلا مشورہ تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا۔

کچھ عرصہ قبل ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہؓ کی جاں نثاری کے واقعات اور اُن کی سیرت خطبات میں بیان فرمائی۔ یہ بھی ایک رنگ میں "جنگِ بدر کے قصہ کو مت بھولو" کی تعمیل اللہ تعالیٰ کروا رہا تھا تاکہ ہمیں جنگِ بدر میں شامل ہونے والے مبارک و مقدس روحوں کے قصّے یاد رہیں۔ ہم بھی اُن کی ولولہ انگیز قیادت اور اُن کی قربانیوں کو اپنے دلوں میں اُتاریں اور جو سبق اِس جنگ میں مسلمانوں کے لئے ہیں اُن کو حرزِ جان بنائیں اور فتوحات و ترقیات کی طرف بڑھتے قدموں میں اپنے نیک اعمال سے آسانی پیدا کریں۔

میرے بھائیو! پس ہم میں سے ہر ایک آج کے دن یہ عزم کرے کہ اے خلیفہ وقت! ہم بدری صحابہ کی طرح ہر قسم کی جانی، مالی اور بدنی قربانیاں پیش کرنے کو تیار ہیں۔ جب بھی دربارِ خلافت سے آواز بلند ہو گی ہم سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہتے ہوئے حاضر ہوں گے۔ ہم احمدیت کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو پیش کریں گے۔ ہم انصار، خدام، اطفال، ممبرات لجنہ اور ناصرات اپنے اپنے عہدوں کے مطابق اپنی زندگیاں پیش کرنے کو ہر وقت تیار رہیں گے اور ہم ہر وقت 22، اپریل 2003ء کے نظارہ کو زندہ رکھیں گے جب مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلا حکم "بیٹھ جائیں" کے الفاظ میں فدائیانِ احمدیت کے کانوں میں پڑا تھا تو وہ Gressonhall Road اور Melrose Road پر ایک دوسرے پر گرتے پڑتے زمین پر بیٹھ گئے تھے۔ اے خلیفہ وقت! آپ بدری صحابہؓ کی طرح ہمیشہ ہمیں جاں نثاروں میں پائیں گے۔

خدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وہ ہر سُو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہو گی
جہاں میں احمدیت کامیاب وکامران ہو گی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یہ لوگ تھے، عجیب شان تھی اِن کی جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہوئے کامل اطاعت کرنے کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرے۔“

(خطبہ جمعہ 25 جنوری 2020ء)

امیرِ قافلہ سجدے سے اٹھ کے آئے گا
تو اُس کے ساتھ خدائے قدیر آئے گا
وہ اپنے ہاتھ سے کنکر بھی گر اڑائے گا
تو اہلِ ظلم پہ طوفان ٹوٹ جائے گا
پس آنسوؤں سے لکھی فال کو نہیں بھولو
کبھی بھی بدر کے احوال کو نہیں بھولو

✡✡✡✡